ایاز کا سکول

(کلاس روم میں)

بچے کرسیوں پر بیٹھے اپنا سبق یاد کر رہے ہیں

استانی صاحبہ پاس کرسی پر بیٹھی بچوں کو پاکستان کے بارے میں پڑھا رہی ہیں

بچو! پاکستان ہمارا وطن ہے۔ ہمارے بزرگوں نے یہ وطن اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم اس میں آزادی کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ اور امن و سکون کے ساتھ رہ سکیں

آپ جانتے ہیں کہ آج آپ کا اس سکول میں آخری دن ہے اور اب آپ بڑے سکول میں چلے جائیں گے

بچو! کیا آپ کو اپنے وطن سے پیار ہے؟

تمام بچے یک زبان بولے۔ یس ٹیچر

کیا آپ کو اپنے سکول سے پیار ہے؟

یس ٹیچر، مگر ایاز (طالبعلم) اس سوال کا جواب کھڑے ہو کر پرجوش ہو کر دیتا ہے

شاباش بچو

اب ایاز ہمیں ایک ملی نغمہ گا کر سنائے گا اور ہم سب بھی اس کے ساتھ گائیں گے۔ ٹھیک ہے بچو

یس ٹیچر

ہم زندہ قوم ہیں پائندہ قوم ہیں

ہم زندہ قوم ہیں پائندہ قوم ہیں

ہم سب کی ہے پہچان ہم سب کا پاکستان

پاکستان پاکستان ہم سب کا پاکستان

گھنٹی بجتی ہے مگر بچے خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ استانی صاحبہ کمرہ جماعت سے باہر جاتی ہیں تو تمام طالبعلم قطار بنا کر باہر چلے جاتے ہیں

مگر ایاز اپنی جگہ خاموش اور اداس بیٹھا ارد گرد دیکھتا رہتا ہے

استانی صاحبہ آ کر پوچھتی ہیں: ایاز تم گھر نہیں جاؤ گے کیا؟

ایاز: میں یہ سکول چھوڑ کے نہیں جانا چاہتا میڈیم

استانی: پیار سے سمجھاتے ہوئے، دیکھو ایاز ہم سب کو بڑا آدمی بننا ہے نا

جی میڈیم

تو ہمیں بڑے سکول میں پڑھنے کے لئے جانا ہی پڑے گا

نہیں میڈیم میں نہیں جاؤں گا۔ ایاز روتے ہوئے بولا

جب تم پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بن جاؤ گے تو تم پھر سے اس سکول میں آ جانا۔ یہ سکول تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا۔ ٹھیک ہے

(ایاز دوسرے سکول میں) کچھ سالوں بعد

تمام بچے کھیل کے میدان میں اچھل کود میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان اپنی کتابیں لئے ان سب سے الگ ایک کرسی پر بیٹھا پڑھنے میں مصروف تھا

اس کا ایک دوست اسے آ کر پوچھتا ہے: ارے ایاز کیا کر رہے ہو؟

ایاز: پڑھ رہا ہوں

دوست حیرانی سے: کیا؟؟ اوہ اچھا اچھا ٹھیک ہے پڑھ لو

یہ کہہ کے وہ چلا جاتا ہے

تھوڑی دیر بعد دو دوست اور آتے ہیں اور پوچھتے ہیں

ایاز تم ہر وقت پڑھتے کیوں رہتے ہو؟

ایاز: تم نہیں جانتے مجھے پڑھ لکھ کر ایک کامیاب ٹیچر بننا ہے۔ جب میں ایک پڑھ لکھ جاؤں گا تو میں اپنے سکول واپس چلا جاؤں گا

دوست: اچھا بابا اچھا پڑھ لو۔ خدا تمہاری مدد کرے

(ایاز اپنے سکول میں) کچھ سالوں بعد

کلاس روم کی حالت بہت خراب ہے۔ بچے ڈیسکوں کے اور عجیب طرح سے بیٹھے شرارتیں کر رہے ہیں

ایک بچہ کتابیں رکھنے کی جگہ پر بیٹھا ہے اور کتابیں اپنے پیروں میں رکھی ہیں

ایک بچہ بورڈ پر چاک کے ساتھ عجیب وغریب شکلیں بنا رہا ہے

دو تین بچے آپس میں کسی بات پر گتھم گتھا ہو رہے ہیں

ایک بچہ کاپیاں پھاڑ پھاڑ کر ان کے جہاز بنا کر ہوا میں اڑا رہا ہے

کلاس میں ہر جگہ کوڑا کرکٹ بکھرا پڑا ہے

اتنے میں کلاس مین ٹیچرز داخل ہوتے ہیں سر ایاز بھی ان کے ساتھ موجود ہیں

یہ دیکھ کر بچے جلدی جلدی جیسے تیسے اپنی سیٹوں پر بھاگ جاتے ہیں

ایک ٹیچر غصے سے بولیں: کیا کر رہے تھے تم جاہلو؟ شرم نہیں آتی کیا واہیات انسانو

میڈیم یہ مجھے تنگ کر رہا تھا

دوسرا بچہ: نہیں میڈیم جی یہ مجھے تنگ کر رہا ہے

پہلا: اس نے میرے اوپر سیاہی گرائی تھی

دوسرا: تم نے میری نوٹ بک کیوں پھاڑی تھی

میں نے کب پھاڑی تھی یہ کہہ کر وہ پھر سے آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں

خاموش۔ ٹیچر غصے سے دھاڑیں

چلو سب مرغے بنو۔ جلدی کرو۔ ابھی میں تم سب کی طبیعت صاف کرتی ہوں

سب بچے جلدی سے اٹھ کر مرغا بن جاتے ہیں تو کلاس میں تھوڑی خاموشی ہوتی ہے

اس خاموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میڈیم بچوں سے یوں گویا ہوئیں

سنو، یہ آپ کی کلاس کے نئے ٹیچر ہیں۔ ان کا نام ہے سر ایاز

سر لیجئے اب آپ ہی سنبھالئے ان کم بختوں کو۔ میڈیم اپنا بڑا سے ڈنڈا سر ایاز کو تھماتے ہوئے باہر نکل گئیں

ایاز کمرہ جماعت کا حشر پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں اور پھر کچھ دیر بعد وہ تمام بچوں کو اپنی سیٹوں پر بیٹھ جانے کو کہتے ہیں

سب سے پہلے وہ بڑے پیار سے اپنا تعارف کرواتے ہیں

بچو میرا نام ایاز ہے اور میں آپ کا نیا ٹیچر ہوں

اس دوران بچے ان کی بات سنی ان سنی کر کے اپنی باتوں میں ہی مشغول ہو جاتے ہیں

سنئے، آرام سے کلاس میں بیٹھیں اور برائے مہربانی شور مت کریں

سر میں نہیں کر رہا ہے یہ کر رہا ہے۔

اوہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا سر

بچے پھر سے بحث کرنے اور جھگڑے لگ جاتے ہیں

ایاز کچھ یاد کرتے ہوئے

بچو کیا میں آپ سے کچھ سوال پوچھوں

سب بچے خاموشی سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں

ٹھیک چلئے بتایئے

کیا آپ کو اپنے ملک پاکستان سے پیار ہے؟

کچھ بچوں نے اثبات میں جواب دیا باقی مبہم ہنسی ہنسنے لگے

کیا آپ کو اپنے سکول سے پیار ہے؟

پھر سے وہی جواب آیا

آپ کو کوئی ملی نغمہ آتا ہے

نونونونونونوسرررررر۔تمام بچوں نے بلند آواز سے جواب دیا

اسی دوران وقفے کی گھنٹی بجتی ہے اور تمام بچے بغیر کسی چیز کا انتظار کئے باہر بھاگ جاتے ہیں

ارے سنو، ارے بچو سنو تو۔۔۔۔ ایاز صاحب پکارتے رہ گئے

وقفہ کے دوران

سر ایاز کرسی پر افسردہ بیٹھے ہیں۔ تین ٹیچرز اس کے پاس آتے ہیں

اور بھئی مسٹر ایاز کتنی تنخواہ ملتی ہے آپکو؟

جی میں اس سکول میں تنخواہ کے لئے یا پیسوں کے لئے نہیں آیا۔

کیا؟ زور سے ہنستے ہوئے۔ تو کیا سکول کے پرنسپل بننے آئے ہو؟؟

ارے سارا دن بچوں کے ساتھ سر کھپاتے ہیں مگر ہمیں ملتا کیا ہے؟ ٹھینگا!!!

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ کیا ٹیچرز پیسوں کے لئے پڑھایا کرتے ہیں؟

اور کیا؟ مسٹر ایاز کیا آپ پاگل ہو؟ اپنے آپ کو ہیرو سمجھتے ہو کیا؟؟

نہیں میں بس اپنے سکول سے پیار کرتا ہوں

آپ کی باتیں ہماری سمجھ میں تو نہیں آ رہیں بھائی۔ ہمیں تو آپ اجازت دیں

سر ایاز خاموش ہو کر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یکا یک ان کے دماغ میں ٹیچرز کی باتیں بجلیاں بن کے گونجنے لگیں

سارا دن بچوں کے ساتھ سر کھپاتے ہیں مگر ہمیں ملتا کیا ہے؟ ٹھینگا!!!

مسٹر ایاز کیا آپ پاگل ہو؟

اپنے آپ کو ہیرو سمجھتے ہو کیا؟

کیا سکول کے پرنسپل بنو گے؟

سر ایاز کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور وہ دل ہی دل میں خود کلامی کرتے کھڑے ہو جاتے ہیں

یہ میرا اسکول نہیں ہے۔ یہ میرا اسکول نہیں ہے

اب میں کیا کروں؟ کیا میں اس سکول کو چھوڑ کر چلا جاؤں

روتے ہوئے سر ایاز نے سر جھکا لیا

پھر ایک نئے عزم کے ساتھ سر اٹھاتے ہوئے بولے

نہیں میں ہرگز اس سکول کو چھوڑ کے نہیں جاؤں گا۔ مجھے ٹیچرز کے رویے کی پرنسپل سے شکائت کرنی چاہیے۔

وہ پرنسپل کے پاس گئے سارا ماجرا سناتے ہوئے پوچھا

اب آپ ہی بتائیں کیا میں یہ سکول چھوڑ کے چلا جاؤں

پرنسپل: بھئی اگر تمہیں کہیں سے زیادہ پیسے ملتے ہیں تو چلے جاؤ

کیا!!

سر ایاز صدمے سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سر جھکائے پرنسپل آفس سے باہر چلے جاتے ہیں

اگلے دن سکول اسمبلی میں

بچوں نے ایک بار پھر سے ادھم مچا رکھا ہے۔ ٹیچرز اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں اور سکول مچھلی منڈی کا سماں پیدا کر رہا ہے

اتنے میں کسی کے نغمہ گانے کی آواز آنا شروع ہو جاتی ہے

کوئی ہاتھ میں مائیک پکڑے اور آنکھوں میں آنسو لئے پرعزم لہجے کے ساتھ گا رہا تھا

ہم زندہ قوم ہیں   پائندہ قوم ہیں

ہم زندہ قوم ہیں   پائندہ قوم ہیں

یہ کس کی آواز ہے؟ سب ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے

یہ ایاز کی آواز ہے

جی سر ایاز ہم آپ کی آواز سن رہے ہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ہمارے سامنے آئیے

سر ایاز ہاتھ میں پاکستانی جھنڈا پکڑے سب کے سامنے آ جاتے ہیں اور ہاتھ میں مائیک پکڑے بلند آواز سے گا رہے ہوتے ہیں

ہم زندہ قوم ہیں   پائندہ قوم ہیں

یہ دیکھ کر سب کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ بچے روتے ہیں ان کے پاس آ کر بولے

سر ہمیں معاف کر دیں۔ ہمیں معاف کر دیں سر

ٹیچرز بھی سر ایاز کے پاس آ کر کہتے ہیں

شکریہ دوست تم نے ہمیں ہمارا فرض یاد دلا دیا۔ یہ سچ ہے کہ ٹیچرز ایک زندہ قوم بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں

پرنسپل صاحب بھی آگے بڑھ کے سر ایاز کو گلے لگا لیتے ہیں